ازعدالت عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 26 جولائی 2000

شریمتی۔ پھلواری جگدمبا پرساد پاٹھک

بنام

شری آر ایچ مینڈونکا و دیگراں

[اے۔ پی۔ مسرا اور ڈی۔ پی۔ مہاپترا، جسٹسز]

مہاراشٹر کچی آبادیوں، شراب فروشوں، منشیات فروشوں اور خطرناک افراد کی خطرناک سرگرمیوں کی روک تھام ایکٹ، 1981: دفعہ 2(a)(iv)، 2(1-b) اور 3۔

احتیاطی نظر بندی۔ خطرناک شخص۔ کے خلاف نظر بندی کا حکم جاری کیا گیا۔ کی درستگی۔ حراستی اتھارٹی کا موضوعی اطمینان۔ پولیس کمشنر کے ذریعہ نظر بندی کے حکم کا عدالتی جائزہ۔ حراستی اتھارٹی کا اطمینان کہ (i) نظر بند مسلسل مجرمانہ سرگرمیوں میں مصروف تھا (ii) علاقے میں دہشت پھیلادی تھی (iii) متاثرین اور گواہ اس کے خلاف شکایت کرنے اور بیانات دینے سے حراستی مجرم سے خوفناک حد تک خوفزدہ ہیں۔ بند کمرے میں دیے گئے گمنام بیانات کی یقین دہانی پر۔ اس طرح کے بیانات کو غلط نہیں سمجھا گیا۔ ایسے حالات میں زیر حراست اتھارٹی کے ذریعہ اس نتیجے پر پہنچا کہ نظر بند ایک خطرناک شخص تھا زائل نہیں ہوتی ہے۔ نظر بندی کا حکم درست قرار دیا گیا تھا۔

احتیاطی نظر بندی۔ حراست کا حکم۔ متاثرین اور گواہوں کے بیانات جو بند کمرے میں ریکارڈ کیے گئے ہیں۔ یہ پایا گیا کہ اس طرح کے بیانات گرفتاری کے حکم کی بنیاد بن سکتے ہیں۔

کمشنر آف پولیس، برہن، ممبئی نے مہاراشٹر کچی آبادیوں، شراب فروشوں، منشیات فروشوں اور خطرناک افراد کی خطرناک سرگرمیوں کی روک تھام ایکٹ، کی دفعہ 3(1) کے تحت ایک حکم

جاری کیا جس میں اپیل کنندہ کے بیٹے کو حراست میں لیا گیا۔ مذکورہ حراست کا حکم اس مقصد سے منظور کیا گیا تھا کہ اسے امن عامہ کی بحالی کے لیے کسی بھی طرح سے متعصبانہ سلوک کرنے سے روکا جائے۔ حراست کی بنیاد پر حراست کے اختیار نے اپنا اطمینان درج کیا کہ حراست میں لیا گیا شخص ایک خطرناک شخص تھا کیونکہ اس نے دہشت گردی کا راج شروع کر دیا تھا اور علاقے میں بڑے پیمانے پر معاشرے کے لیے ایک دائمی خطرہ بن گیا تھا۔ وہ مسلسل مجرمانہ سرگرمیوں میں مصروف تھا۔ گواہ اور متاثرین عام طور پر حراست میں لیے گئے شخص سے اس کے خلاف شکایت کرنے اور کھلے عام بیانات دینے سے ڈرتے تھے لیکن نام ظاہر نہ کرنے کی یقین دہانی پر انہوں نے کیمرے میں اپنے بیانات دینے پر آمادگی کا اظہار کیا۔ پولیس کمشنر کے ذریعے منظور کیے گئے حراست کے حکم کی ریاستی حکومت نے تصدیق کی۔ مذکورہ حکم کو بمبئی عدالت عالیہ کے سامنے ناکام چیلنج کیا گیا۔

اس عدالت میں اپیل میں درخواست گزار کی جانب سے دعوی کیا گیا کہ (1) حراست کا حکم خراب کیا گیا تھا کیونکہ یہ پولیس کی طرف سے درج کردہ ایک رپورٹ پر مبنی تھا۔ (2) ریکارڈ پر رکھے گئے مواد پر حراست میں لیے گئے شخص کو دفعہ 2(b-1) کے معنی میں 'خطرناک شخص' نہیں کہا جا سکتا تھا اور اس لیے اسے دفعہ 3(2) کی شرائط کے تحت حراست میں نہیں رکھا جا سکتا تھا۔ اور (3) متاثرین اور گواہوں کے بند کمرے میں ریکارڈ کیے گئے بیانات ایکٹ کے تحت حراست کے حکم کی بنیاد نہیں بن سکتے۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے عدالت نے

حکم ہوا کہ :1. چیلنج کے تحت حراست کا حکم کسی کمزوری کا شکار نہیں ہوتا ہے۔ اس سوال پر غور کرنے کے لیے کہ آیا اپیل کنندہ کو ایک خطرناک شخص کہا جا سکتا ہے، دفعہ 2(b-1) میں اصطلاح کی تعریف اور دفعہ 2(a)(iv) کی شرائط کو پڑھنا ضروری ہے جس میں اصطلاح کے معنی کے حوالے سے "کسی بھی طرح سے کام کرنا جو امن عامہ کی بحالی کے لیے نقصان دہ ہو"۔ دفعہ 2(a)(iv) کے تحت وضاحت کے تحت یہ فراہم کی گئی ہے کہ عوامی نظم وضبط کو منفی

طور پر متاثر سمجھا جائے گا یا منفی طور پر متاثر ہونے کا امکان سمجھا جائے گا اگر شق میں مذکور افراد میں سے کسی کی کوئی بھی سرگرمی براہ راست یا بالواسطہ طور پر، عام لوگوں یا اس کے کسی حصے میں، یا زندگی یا صحت عامہ کے لیے سنگین یا وسیع پیمانے پر خطرہ پیدا کر رہی ہے یا اس کا حساب لگایا جا رہا ہے۔ وضاحت میں ڈیمنگ شق دفعہ 2(a)(iv) میں شق کے دائرہ کار کو وسیع کرتی ہے۔ اس کے بعد اگر کوئی شخص دفعہ 2(b-1) میں مذکور ایسی سرگرمیوں میں بار بار مصروف پایا جاتا ہے جس سے امن عامہ پر منفی اثر پڑتا ہے یا اس کے برقرار رکھنے پر منفی اثر پڑنے کا امکان ہوتا ہے تو اسے قانون کی دفعہ 3 کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے ایک خطرناک شخص کے طور پر حراست میں لیا جا سکتا ہے۔[694 B-E]

2. روک تھام کا اقدام سخت ہے، لیکن یہ معاشرے کے وسیع تر مفاد میں ضروری ہو جاتا ہے۔ یہ عوامی نظم و ضبط کے تحفظ کے لیے اٹھائے گئے احتیاطی اقدام کی نوعیت کا ہے۔ طاقت کا استعمال احتیاط اور احتیاط کے ساتھ کیا جانا چاہیے۔ اختیارات کے استعمال کے مقصد کے لیے یہ ثابت کرنا ضروری نہیں ہے کہ متعلقہ شخص نے ایکٹ میں بیان کردہ جرائم میں سے کسی کا ارتکاب کیا تھا۔ یہ کافی ہے اگر ریکارڈ پر دستیاب مواد سے حراست کا اختیار متعلقہ شخص کی حراست کی ضرورت کے بارے میں معقول طور پر مطمئن محسوس کر سکے تاکہ اسے عوامی نظم و ضبط کی بحالی کے لیے متعصبانہ سرگرمیوں میں ملوث ہونے سے روکا جا سکے۔ کسی ایسی شق کی عدم موجودگی میں جس میں اس مواد کی قسم کی وضاحت کی گئی ہو جسے حراست میں لینے والے اتھارٹی کے ذریعہ مد نظر رکھا جا سکتا ہے یا نہیں اور اس مقصد کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ قانون کا مقصد حراست میں لینے والے اتھارٹی کے اختیار کو حاصل کرنا ہے، اس پر غیر ضروری پابندی نہیں لگائی جانی چاہئے۔ ان مواد کی اقسام کی فہرست بنانا نہ تو ممکن ہے اور نہ ہی مشورہ دیا جاتا ہے جو ایکٹ کے تحت حراست کے حکم کی بنیاد بن سکتے ہیں۔ اس کا انحصار کسی مقدمے کے حقائق اور صورت حال پر ہو گا۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ پارلیمنٹ نے اس سلسلے میں ایکٹ میں کوئی التزام نہیں کیا اور معاملے کو حراست کے اختیار کی

صوابدید پر چھوڑ دیا۔تاہم، جن مواد پر انحصار کیا گیا ہے ان میں بیان کردہ حقائق درست ہونے چاہئیں اور ان کا اس مقصد کے ساتھ معقول تعلق ہونا چاہیے جس کے لیے حکم منظور کیا گیا ہے۔

[694 H; 695 A-B]

3. حراست کی بنیاد اور اس کے ساتھ منسلک کاغذات سے، جن کی کاپیاں حراست پر پیش کی گئیں، یہ واضح ہے کہ حراست کا اختیار اپنے ساپیکش اطمینان کی بنیاد عصری واقعات کے ایک سلسلے پر رکھتا تھا جس میں حراست میں لیا گیا تھا۔اطمینان کسی ایک یا آوارہ واقعے پر مبنی نہیں تھا۔بند کمرے کے بیانات میں زیر حراست افراد کی مجرمانہ سرگرمیوں کے الگ الگ واقعات بیان کیے گئے تھے۔دعووں کو جھوٹا قرار نہیں دیا جاتا اور نہ ہی انہیں حکم کے مقصد کے لیے غیر متعلقہ کہا جا سکتا ہے۔ریکارڈ پر موجود اس طرح کے مواد پر، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ حراست کے اختیار کے لیے مطمئن محسوس کرنے کی کوئی بنیاد نہیں تھی کہ حراست میں لیا گیا شخص یا تو خود تھا یا کسی گروہ کے رکن یا رہنما کی حیثیت سے عادت کے مطابق ارتکاب کیا گیا تھا یا دفعہ 2(b-1) میں بیان کردہ جرائم میں سے کسی کو انجام دینے یا اس کی حوصلہ افزائی کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔لہذا، درخواست گزار کی طرف سے یہ دلیل کہ حراست کے اختیار کی طرف سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ حراست میں لیا گیا شخص دفعہ 2(b-1) کے معنی میں ایک 'خطرناک شخص' تھا، کو مسترد نہیں کیا جا سکتا۔

[695 C-E]

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 577 سال 2000۔

19.1.2000 کو بمبئی ہائی کورٹ کے فوجداری رٹ پٹیشن نمبر 872، سال 1999 میں دیے گئے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایس آر چٹنیس اور شیو جے ایم جادھو۔

جواب دہندگان کی طرف سے ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل التاف احمد اور ایس وی دیشپانڈے۔

عدالت کا فیصلہ ڈی پی مہاپترا، جسٹس کی جانب سے دیا گیا۔

شیمسندر@نوین@امر@ مہیش جگد مبا پرساد پاٹھک کی والدہ کی طرف سے دائر کی گئی اس اپیل میں، زیر حراست، بمبئی عدالت عالیہ کے فوجداری رٹ پٹیشن نمبر 872، سال 1999

کے فیصلے، جس میں رٹ پٹیشن کو مسترد کیا گیا تھا، پر اعتراض کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔ مذکورہ بالا فوجداری رٹ پٹیشن میں اپیل کنندہ نے برہن ممبئی کے پولیس کمشنر کی طرف سے منظور کردہ 19-6-1999 کے حراست کے حکم کو چیلنج کیا تھا، جس میں جگدمب پرساد پاٹھک کو مہاراشٹر پریوینشن آف ڈینجرس ایکٹیوز آف سلم لارڈز، بوٹلیگرز، ڈرگ آفینڈرز اینڈ ڈینجرس پرسنز ایکٹ، (مختصر طور پر ایکٹ کہا جاتا ہے) 1981 کی دفعہ 3 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت حراست میں لیا گیا تھا۔

حراستی اتھارٹی نے ایکٹ کی دفعہ 3 کی ذیلی دفعہ (1) اور محکمہ داخلہ (اسپیشل) نمبر DDS-1399/1/SPL-3B- کے ذریعے 30 مارچ 1999 کو دیے گئے سرکاری حکم نامے کے تحت حاصل اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے یہ حکم جاری کیا کیونکہ اس بات سے مطمئن ہونے کے بعد کہ قیدی کو حراست میں لینے کی ہدایت دینے والا حکم جاری کرنا ضروری ہے تاکہ وہ امن عامہ کو برقرار رکھنے کے لیے کسی بھی طرح سے نقصان دہ کام نہ کر سکے۔ اسی دن جاری کیے گئے ایک الگ حکم نامے کے ذریعے قیدی کو ناسک روڈ سینٹرل جیل ناسک میں نظربند کرنے کی ہدایت دی گئی تھی۔ حراست کا حکم جس بنیاد پر دیا گیا تھا اس کے بارے میں حراست ی اتھارٹی نے اسی دن ایک علیحدہ مراسلے کے ذریعے قیدی کو آگاہ کیا تھا۔ مذکورہ مراسلے میں خاص طور پر کہا گیا تھا کہ حراست ی اتھارٹی کے سامنے رکھے گئے دستاویزات کی کاپیاں پیراگراف نمبر 4(b)(i) اور 4(b)(ii) میں بیان کردہ بنیادوں کے سلسلے میں گواہوں/متاثرین کے ناموں اور شناخت ی تفصیلات کے علاوہ منسلک کی گئی تھیں جو عوامی مفاد میں قیدی کو پیش نہیں کی جاسکتی ہیں۔ مراسلے کے پیراگراف 2 میں کہا گیا تھا:

"آپ کے مجرمانہ ریکارڈ سے پتہ چلتا ہے کہ، آپ پر تشدد کردار کے ایک خطرناک شخص ہیں اور ہتھیار رکھنے والے گنڈے بھی ہیں۔ آپ نے کھیر وادی

روڈ، تین بنگلہ، چمدیوانڈی، جے پی روڈ، کھار (مشرقی) اور برہن ممبئی کے نرمل نگر پولیس اسٹیشن کے دائرہ اختیار میں آنے والے اس سے ملحقہ علاقوں میں دہشت پیدا کی ہے۔

"آپ اور آپ کے ہم خیال ساتھی ہمیشہ مذکورہ بالا علاقوں میں ریوالور اور ہیلی کاپٹر جیسے خطرناک ہتھیاروں سے لیس رہتے ہیں اور ڈکیتی، بھتہ خوری، حملہ، قتل کی کوشش، مجرمانہ دھمکیاں وغیرہ جیسے جرائم کا ارتکاب کرتے وقت ان کا استعمال کرنے میں ہچکچاہٹ نہ کریں۔ آپ کی مجرمانہ سرگرمیوں کی وجہ سے جو امن عامہ کی بحالی کے لیے نقصان دہ ہیں، مذکورہ علاقوں میں رہنے والے لوگ، تاجر مسلسل خوف کے اظہار کے تحت زندگی گزار رہے ہیں۔ آپ کی اس طرح کی عادت کی مجرمانہ سرگرمیوں کی وجہ سے مذکورہ بالا علاقوں میں لوگوں کی جان و مال خطرے میں ہیں۔"

حراست میں لیے گئے شخص اور اس کے ساتھیوں کی طرف سے دہشت گردی کی کارروائیوں کو تیز کرنے والے حالیہ واقعات پیراگراف 4(a)، 4(a)(i) اور 4(a)(ii) میں تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ جن تمام واقعات کا حوالہ دیا گیا ہے وہ مارچ اور اپریل 1999 کے درمیان ہوئے تھے۔

پیراگراف 4(b)، 4(b)(i)، اور 4(b)(ii) کے متعلقہ حصے جن پر اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہونے والے قابل وکیل نے بہت زور دیا ہے، مندرجہ ذیل ہیں:

4(b) آپ کی سرگرمیوں کے بارے میں کی گئی خفیہ پوچھ گچھ سے پتہ چلا کہ آپ مسلسل مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوث رہے ہیں اور آپ نے برہن ممبئی کے نرمل نگر پولیس اسٹیشن کے دائرہ اختیار میں کھیرواڑی، تین بنگلہ، چمدیوندی، جے پی روڈ، کھار (مشرقی) اور ملحقہ علاقوں میں بہت سے لوگوں کو نشانہ بنایا ہے۔ تاہم، متاثرین سمیت گواہ آپ سے شکایت کرنے اور کھلے عام آپ کے خلاف بیانات

دینے سے ڈرتے ہیں۔نام ظاہر نہ کرنے کی یقین دہانی پر اور یہ کہ انہیں آپ کے خلاف بیانات دینے کے لیے عدالت قانون یا کسی دوسرے کھلے فورم میں گواہی دینے کے لیے نہیں بلایا جائے گا، تب ہی درج ذیل گواہوں نے اپنے بیانات دینے پر آمادگی کا اظہار کیا اور اس طرح ان کے بیانات "کیمرہ میں" درج کیے جاتے ہیں۔ان کے بیانات کا خلاصہ اس طرح ہے:-

4 (b) (1) گواہ "A" کی بیکری ہے اور وہ کھیر وادی روڈ پر رہتا ہے۔29-4-1999 پر درج اپنے بیان میں، اس نے کہا ہے کہ، وہ آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو اپنے محلے سے غنڈوں کے طور پر جانتا ہے اور ہتھیاروں سے لیس کھار (مشرق) کے علاقوں میں منتقل ہوتا ہے اور تاجروں، تاجر اور مذکورہ محلے کے رہائشیوں سے رقم وصول کرتا ہے۔

مارچ 1999 کے دوسرے ہفتے میں ایک دن تقریباً 1 بجے جب گواہ اس کی بیکری میں موجود تھا، آپ اور آپ کے دو ساتھی اس کے پاس آئے اور آپ نے گواہ کی طرف ریوالور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اسے دھمکی دیتے ہوئے کہا:

جب گواہ نے اپنی نااہلی ظاہر کی تو آپ اور آپ کے ساتھیوں نے گواہ اور اس کے نوکروں پر حملہ کرنا شروع کر دیا اور اس کی بیکری میں موجود مواد کو نقصان پہنچانا شروع کر دیا۔یہ منظر دیکھ کر قریبی دکانداروں نے اپنی دکانیں بند کر دیں۔پیدل چلنے والے، سڑک پر ہاکروں نے بھاگنا شروع کر دیا، پھر اپنا ریوالور گواہ کے سر پر ڈال دیا اور آپ کے ساتھیوں نے اس کے نوکروں کو بیکری کے کونے میں کھڑے ہونے کی دھمکی دی، جب آپ نے اسے یہ کہتے ہوئے اکسایا۔

جان لیوا خوف کی وجہ سے گواہ نے آپ کو 5,000 روپے ادا کیے۔جاتے ہوئے آپ نے گواہ کو دھمکی دیتے ہوئے کہا،

"پھر آپ سب چلے گئے۔ خوف کی وجہ سے گواہ نے کوئی شکایت درج کرنے کی جرات نہیں کی۔"

4(b)(ii) گواہ "B" کی کھیر واڑی روڈ، باندرا (ایسٹ)، ممبئی 51 میں گارمنٹ فیکٹری ہے۔ 29-4-1999 پر درج اپنے بیان میں، اس نے کہا ہے کہ وہ آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو بدنام زمانہ اور دہشت گرد کے طور پر جانتا ہے جو اس کے محلے سے غنڈے پیدا کر رہے ہیں۔

مارچ 99 کے تیسرے ہفتے میں ایک دن، تقریباً 11.30 بجے، جب گواہ اپنے کارکنوں کے ساتھ اپنی فیکٹری میں کام کر رہا تھا، تو آپ اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ گواہ کے پاس گئے اور آپ نے ریوالور نکال دیا اور گواہ کو دھمکی دیتے ہوئے کہا،

جب آپ کے ساتھیوں نے ہیلی کاپٹروں کو باہر نکالا اور اپنے نوکروں کو دھمکی دی کہ وہ حرکت نہ کریں۔ یہ منظر دیکھ کر آس پاس کے دکانداروں نے اپنی دکانیں بند کر دیں، سڑک پر پیدل چلنے والے اور ہاکرز تیزی سے اِدھر اُدھر دوڑنے لگے۔ گواہ نے اتنی بڑی رقم ادا کرنے میں ناکامی کا اظہار کیا اور کچھ راحت دینے کی درخواست کی کہ آپ نے گواہ پر لاتوں سے حملہ کیا اور نازیبا زبان میں گالیاں دیں اور گواہ کے کیش باکس سے 7900 روپے لوٹ لیے اور جاتے ہوئے آپ نے گواہ کو دھمکی دی کہ 'اور اس کے بعد آپ سب چلے گئے۔ آپ کی دہشت اور انتقامی رویے کی وجہ سے گواہ نے شکایت درج نہیں کرائی۔

بنیاد کے پیراگراف 5 میں حراست میں لینے والے اتھارٹی نے اس اطمینان کو درج کیا ہے کہ حراست میں لیا گیا شخص ایکٹ کی دفعہ 2(i-b) کے معنی میں ایک خطرناک شخص ہے؛ اس نے دہشت کا راج شروع کر دیا تھا؛ وہ زیر بحث علاقوں میں بڑے پیمانے پر معاشرے کے لیے ایک دائمی خطرہ بن گیا تھا؛ اور یہ کہ وہاں کے لوگ عدم تحفظ کے احساس کا سامنا کر رہے تھے اور خوف کے مسلسل سائے میں اپنی روزمرہ کی پیش قدمی کر رہے تھے اور انجام دے رہے تھے جس سے

شہریوں کی زندگی کی رفتار بھی بری طرح متاثر ہو رہی تھی۔ حراست کے اختیار نے درج کیا کہ ملک کے عام قانون کے تحت حراست میں لیے گئے شخص کے خلاف کی گئی کارروائیاں اس کی مجرمانہ سرگرمیوں کو روکنے کے لیے ناکافی اور غیر موثر پائی گئیں جو امن عامہ کی بحالی کے لیے نقصان دہ تھیں۔

بنیاد کے پیرا گراف 6 میں، حراست کے اختیار نے ان الفاظ میں اپنے نتیجے کا خلاصہ کیا:

"جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ آپ کے ارتکاب کردہ جرائم میں ظاہر ہونے والے آپ کے رجحانات اور جھکاؤ کے پیش نظر میں مزید مطمئن ہوں کہ ضمانت کی سہولیات سے فائدہ اٹھانے اور آزاد شخص بننے اور مجرم ہونے کے بعد آپ مستقبل میں عوامی نظم و ضبط کی بحالی کے لیے متعصبانہ سرگرمیوں میں ملوث ہونے کا امکان رکھتے ہیں اور یہ کہ آپ کو مہاراشٹر پریوینشن آف ڈینجرس ایکٹیوز آف سلم لارڈز، بوٹلیگرز، ڈرگ آفینڈرز اینڈ ڈینجرس پرسنز ایکٹ، (نمبر ایل وی، سال 1981) (ترمیم 1996) کے تحت حراست میں رکھنا ضروری ہے۔ آپ کو مستقبل میں اس طرح کے متعصبانہ انداز میں کام کرنے سے روکنے کے لیے۔"

اس بنیاد پر یہ واضح کیا گیا کہ حراست میں لیے گئے شخص کو حراست کے حکم کے خلاف ریاستی حکومت اور مشاورتی بورڈ میں بھی نمائندگی کرنے کا حق حاصل ہے۔

پولیس کمشنر کے ذریعے منظور کیے گئے حراست کے حکم کی ریاستی حکومت نے مورخہ 4.8.1999 کے حکم سے تصدیق کی اور حراست میں لیے گئے شخص کو 12 ماہ کی مدت تک حراست میں رکھنے کا حکم دیا گیا۔ مذکورہ حکم کو اپیل کنندہ کی طرف سے عدالت عالیہ میں دائر کرمنل رٹ پٹیشن میں چیلنج کیا گیا تھا جسے چیلنج کے تحت فیصلے سے مسترد کر دیا گیا تھا۔

اپیل گزار کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل شری ایس آر چٹنیس کی طرف سے اٹھایا گیا بنیادی دلیل یہ تھا کہ حراست کے حکم کو خراب کیا گیا تھا کیونکہ یہ پولیس کی طرف سے درج

کی قابل ایک رپورٹ اور کیمرے میں ریکارڈ کیے گئے افراد کے کچھ بیانات پر مبنی تھا۔ علمی وکیل کے مطابق یہ ایکٹ کی شرائط کے تحت جائز نہیں تھا۔ اس دلیل کو واضح کرتے ہوئے، قابل وکیل نے پیش کیا کہ ممبئی پولیس کے ساتھ ایک ہی مقدمہ درج کرنا اور ایکٹ کی دفعہ 3(i) کے تحت حراست کے حکم کی حمایت میں گواہوں کے چندان کیمرہ بیانات کو ریکارڈ پر رکھنا ایک رواج بن گیا ہے۔ ریکارڈ پر رکھے گئے مواد کے بارے میں قابل وکیل کے مطابق حراست میں لیے گئے شخص کو دفعہ 2(1-b) کے معنی میں 'خطرناک شخص' نہیں کہا جا سکتا اور اس لیے اسے قانون کی دفعہ 3 (ii) کی شرائط کے تحت حراست میں نہیں رکھا جا سکتا۔ قابل وکیل نے سختی سے زور دیا کہ کیمرے میں ریکارڈ کیے گئے افراد / گواہوں کے بیانات ایکٹ کے تحت حراست کے حکم کی بنیاد نہیں بن سکتے۔

دوسری طرف مدعا علیہان کی طرف سے پیش ہوئے ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل نے دلیل دی کہ ریکارڈ پر موجود مواد سے سامنے آنے والے حقائق اور حالات پر زیر حراست شخص کے خلاف جاری قابل حراست کا حکم قانونی اور جائز ہے۔

مقدمے کے حقائق اور فریقین کی جانب سے اٹھائے گئے تنازعات پر جیسا کہ کارروائی کے پیراگراف میں نوٹ کیا گیا ہے، تعین کے لیے جو سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا کیمرے میں ریکارڈ کیے گئے کسی شخص / گواہ کے بیان کو حراستی اتھارٹی کے ذریعے ایکٹ کی دفعہ 3 کے تحت حراست کا حکم منظور کرنے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ یہ اپیل گزار کے قابل وکیل دلیل ہے کہ اس طرح کا بیان حراست کے حکم کی بنیاد نہیں بن سکتا۔ اس دلیل کی حمایت میں اس بات پر زور دیا گیا کہ حراست میں لیے گئے شخص کو "خطرناک شخص" کی اصطلاح کے دائرے میں لانے کے لیے جیسا کہ ایکٹ کی دفعہ 2(1-b) میں بیان کیا گیا ہے، یہ ظاہر کرنا ہوگا کہ وہ شخص یا تو خود یا کسی گروہ کے رکن یا رہنما کے طور پر عادت کے مطابق باب XVI یا باب VII تعزیرات ہند کے تحت قابل سزا یا آرمز ایکٹ 1959 کے باب V-B کے تحت قابل سزا کسی بھی جرم کا ارتکاب کرتا ہے یا کرنے کی کوشش کرتا ہے یا اس میں مدد کرتا

ہے۔"عادت سے ارتکاب" کے جملے کا مطلب ہے اور ان واقعات میں مسلسل اور بار بار ملوث ہونے کی تجویز کرتا ہے جو ارتکاب یا جرم یا جرائم یا اس طرح کے جرم کے ارتکاب کی کوشش یا اس طرح کے جرم کے ارتکاب کی کوشش کے لیے مطلوبہ شرائط کو پورا کرتے ہیں۔ صرف کیمرے میں کچھ بیانات کی ریکارڈنگ جس کے بارے میں کہا جاسکتا ہے کہ اس میں حراست میں لیے گئے شخص کے ملوث ہونے سے متعلق کچھ الزامات ہیں، بغیر کسی اور چیز کے "عادت سے ارتکاب یا ارتکاب کرنے کی کوششوں یا کسی بھی جرم کو انجام دینے میں مدد" کے تقاضے کو پورا کرنے کے لیے نہیں کہا جا سکتا۔

ایکٹ کے دفعہ 2(1-b) میں "خطرناک شخص" کے بیان محاورہ کی تعریف ان اصطلاحات میں کی گئی ہے:

"خطرناک شخص سے مراد ایک ایسا شخص ہے، جو خود یا کسی گروہ کے رکن یا رہنما کی حیثیت سے، عادت کے مطابق ارتکاب کرتا ہے، یا مجموعہ تعزیرات بھارت کے باب XVI یا باب XVII یا آرمز ایکٹ 1959 کے باب V کے تحت قابل سزا جرائم میں سے کسی کے تحت قابل سزا جرائم کا ارتکاب کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

دفعہ 2(a) کے تحت "امن عامہ کی بحالی کے لیے کسی بھی طرح سے متعصبانہ عمل" کے جملے کا مطلب ہے:

" XXXXXXXXX

(iv)"کسی خطرناک شخص کی صورت میں، جب وہ ایک خطرناک شخص کی حیثیت سے اپنی کسی بھی سرگرمی میں مصروف ہو، یا شامل ہونے کی تیاری کر رہا ہو، جس سے عوامی نظم وضبط کی بحالی پر منفی اثر پڑتا ہے، یا اس پر منفی اثر پڑنے کا امکان ہوتا ہے۔

وضاحت: اس شق (a) کے مقصد کے لیے، عوامی نظم و ضبط کو منفی طور پر متاثر سمجھا جائے گا، یا دیگر باتوں کے ساتھ منفی طور پر متاثر ہونے کا امکان سمجھا جائے گا، اگر اس شق میں مذکور افراد میں سے کسی کی کوئی سرگرمی براہ راست یا بالواسطہ طور پر، عام لوگوں یا اس کے کسی حصے میں، یا زندگی یا صحت عامہ کے لیے سنگین یا وسیع خطرہ پیدا کر رہی ہے یا اس کا حساب لگایا جا رہا ہے۔

یہاں اپیل کنندہ کے خلاف حراست کا حکم ان الزامات پر جاری کیا گیا تھا کہ وہ مسلسل مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوث تھا جس سے علاقوں میں امن عامہ کی بحالی پر منفی اثر پڑتا تھا، اور اس لیے اسے ایسی سرگرمیوں میں ملوث ہونے سے روکنے کے لیے اسے ایکٹ کی شرائط کے تحت روک تھام کے لیے حراست میں رکھنا ضروری تھا۔ اس سوال پر غور کرنے کے لیے کہ آیا اپیل کنندہ کو ایک خطرناک شخص کہا جا سکتا ہے، دفعہ 2(b-1) میں اصطلاح کی تعریف اور دفعہ 2(a)(iv) کی شق کو اس اصطلاح کے معنی کے حوالے سے پڑھنا ضروری ہے جو "امن عامہ کی بحالی کے لیے کسی بھی طرح سے نقصان دہ ہے"۔ دفعہ 2(a)(iv) کے تحت وضاحت کے تحت یہ فراہم کی گئی ہے کہ عوامی نظم و ضبط کو منفی طور پر متاثر سمجھا جائے گا یا منفی طور پر متاثر ہونے کا امکان سمجھا جائے گا اگر شق میں مذکور افراد میں سے کسی کی کوئی بھی سرگرمی براہ راست یا بالواسطہ طور پر، عام لوگوں یا اس کے کسی حصے میں، یا زندگی یا صحت عامہ کے لیے سنگین یا وسیع پیمانے پر خطرہ پیدا کر رہی ہے یا اس کا حساب لگایا جا رہا ہے۔ وضاحت میں ڈیمنگ شق دفعہ 2(a)(iv) میں شق کے دائرہ کار کو وسیع کرتی ہے۔ اس کے بعد اگر کوئی شخص بار بار ایسی سرگرمیوں میں ملوث پایا جاتا ہے جیسا کہ دفعہ 2(b-1) میں مذکور ہے جو عوامی نظم و ضبط کی بحالی کو منفی طور پر متاثر کرتی ہے یا اس کے منفی طور پر متاثر ہونے کا امکان ہے تو اسے قانون کی دفعہ 3 کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے ایک خطرناک شخص کے طور پر حراست میں لیا جا سکتا ہے۔

اس کے بعد یہ اہم سوال آتا ہے کہ کیا افراد/گواہوں کے 'اِن کیمرہ' بیانات کو حراست کا حکم منظور کرنے کے لیے حراست کے اختیار کے سابجیکٹ اطمینان تک پہنچنے کے مقصد کے لیے استعمال

کیا جا سکتا ہے۔ ہماری توجہ ایکٹ کی کسی بھی شق کی طرف نہیں مبذول کرائی گئی ہے جو واضح طور پر یا مضمر طور پر اس قسم کے مواد کو بیان کرتی ہے جو ایکٹ کی دفعہ 3 کے تحت حراست کے حکم کی بنیاد بن سکتی ہے۔ روک تھام کا اقدام ایک سخت اقدام ہے، لیکن یہ معاشرے کے وسیع تر مفاد میں ضروری ہو جاتا ہے۔ یہ عوامی نظم و ضبط کے تحفظ کے لیے اٹھائے گئے احتیاطی اقدام کی نوعیت کا ہے۔ طاقت کا استعمال احتیاط اور احتیاط کے ساتھ کیا جانا چاہیے۔ اختیارات کے استعمال کے مقصد کے لیے یہ ثابت کرنا ضروری نہیں ہے کہ متعلقہ شخص نے ایکٹ میں بیان کردہ جرائم میں سے کسی کا ارتکاب کیا تھا۔ یہ کافی ہے اگر ریکارڈ پر دستیاب مواد سے حراست کا اختیار متعلقہ شخص کی حراست کی ضرورت کے بارے میں معقول طور پر مطمئن محسوس کر سکے تاکہ اسے عوامی نظم و ضبط کی بحالی کے لیے متعصبانہ سرگرمیوں میں ملوث ہونے سے روکا جا سکے۔

کسی ایسی شق کی عدم موجودگی میں جس میں اس مواد کی قسم کی وضاحت کی گئی ہو جسے حراست میں لینے والے اتھارٹی کے ذریعہ مد نظر رکھا جا سکتا ہے یا نہیں اور اس مقصد کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ قانون کا مقصد حراست میں لینے والے اتھارٹی کے اختیار کو حاصل کرنا ہے، اس پر غیر ضروری پابندی نہیں لگائی جانی چاہئے۔ ان مواد کی اقسام کی فہرست بنانا نہ تو ممکن ہے اور نہ ہی مشورہ دیا جاتا ہے جو ایکٹ کے تحت حراست کے حکم کی بنیاد بن سکتے ہیں۔ اس کا انحصار کسی مقدمے کے حقائق اور صورت حال پر ہوگا۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ پارلیمنٹ نے اس سلسلے میں ایکٹ میں کوئی التزام نہیں کیا اور معاملے کو حراست کے اختیار کی صوابدید پر چھوڑ دیا۔ تاہم، جن مواد پر انحصار کیا گیا ہے ان میں بیان کردہ حقائق درست ہونے چاہئیں اور ان کا اس مقصد کے ساتھ معقول تعلق ہونا چاہیے جس کے لیے حکم منظور کیا گیا ہے۔

حراست کی بنیاد اور اس کے ساتھ منسلک کاغذات جن کی کاپیاں حراست میں دی گئی تھیں، سے یہ واضح ہوتا ہے کہ حراست کا اختیار اپنے شخصی اطمینان کی بنیاد عصری واقعات کے ایک سلسلے پر رکھتا تھا جس میں حراست میں لیا گیا شخص ملوث تھا۔ اطمینان کسی ایک یا آوارہ واقعے پر مبنی نہیں تھا۔ کیمرے کے بیانات میں زیر حراست افراد کی مجرمانہ سرگرمیوں کے الگ الگ واقعات بیان

کیے گئے تھے۔ دعووں کو جھوٹا قرار نہیں دیا جاتا اور نہ ہی انہیں حکم کے مقصد کے لیے غیر متعلقہ کہا جا سکتا ہے۔ ریکارڈ پر موجود ایسے مواد پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ حراست کے اختیار کے لیے مطمئن محسوس کرنے کی کوئی بنیاد نہیں تھی کہ حراست میں لیا گیا شخص یا تو خود تھا یا کسی گروہ کے رکن یا رہنما کی حیثیت سے عادت کے مطابق ارتکاب کیا گیا تھا یا دفعہ 2(1-b) میں بیان کردہ جرائم میں سے کسی کو انجام دینے یا اس کی حوصلہ افزائی کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ لہذا، درخواست گزار کے قابل وکیل کی طرف سے یہ دلیل کہ حراست کے اختیار کی طرف سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ حراست میں لیا گیا شخص دفعہ 2(1-b) کے معنی میں ایک 'خطرناک شخص' تھا، کو غلط نہیں مانا جا سکتا۔ ہمارے خیال میں چیلنج کے تحت حراست کا حکم کسی کمزوری کا شکار نہیں ہے۔ اپیل میرٹ سے مبرا ہونے کی وجہ سے مسترد کر دی جاتی ہے۔

ٹی۔این۔اے۔ اپیل مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document